روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۱۹ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۲۶ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۲۶ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں، لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار مَیں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس اُمید پر کہ وہ اُسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے یہانتک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دے دے کہ تُو اگر بچہ کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبت ذاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے نہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۰، ۹۱)

محترم ملک محمد دین صاحب اسیرِ راہِ مولیٰ وفات پاگئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ساہیوال کیس کے اسیرِ راہِ مولیٰ محترم ملک محمد دین صاحب مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۹۱ء کو دن کے پونے دس بجے کے قریب حالتِ اسیری میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۰ے سال کے قریب تھی۔

اسی روز ان کا جسدِ خاکی ساہیوال میں ان کے گھر لایا گیا جہاں رات پونے آٹھ بجے مربی صاحب ساہیوال نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد امیر جماعت لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب نے دعا کرائی۔

محترم ملک صاحب ہرنیا کے آپریشن کے سلسلے میں چند روز قبل جیل سے ہسپتال منتقل ہوئے تھے۔ آپریشن کے بعد بظاہر وہ تسلی بخش رفتار سے روبصحت ہو رہے تھے کہ کل پونے دس بجے کے قریب طبیعت خراب ہوئی اور فوراً ہی وفات پا گئے۔

موصوف کا جسدِ خاکی ہسپتال سے جیل لایا گیا جہاں ان کے ساتھی اسیران راہ مولا نے ان کا آخری دیدار کیا۔ جس کے بعد نعش ورثاء کے حوالے کر دی گئی جو ان کو لے کر ساہیوال شہر میں واقع اپنے گھر لے آئے جہاں ان کے ایک داماد کی آمد کا انتظار کیا گیا۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

حالات زندگی محترم ملک محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھے آپ تھہ غلام نبی تحصیل و ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام فقیر علی صاحب تھا جو حضرت حافظ حامد علی صاحب خادم خاص حضرت بانیٔ سلسلہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ پہلے بجلی کے محکمہ میں ملازمت کی اس کے بعد پولیس میں آگئے اور دوران ملازمت لاہور سیالکوٹ اور آخر میں ساہیوال میں متعین رہے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے دو شادیاں کیں آپ کی دوسری بیوی اسیری کے دوران فوت ہوگئی۔ ان کی وفات کا صدمہ بھی محترم ملک صاحب نے نہایت صبر سے برداشت کیا۔

محترم ملک محمد دین صاحب ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ساہیوال کیس میں گرفتار ہوئے۔ خصوصی فوجی عدالت

باقی صفحہ ۸ پر

دُعا کرو کہ ہمارے ملک میں امن اور آشتی کے حالات پیدا ہوں اور قائم رہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں

"بہتوں کو دعا کا نہیں پتہ ہوتا کہ کیا دعائیں کریں۔ اس واسطے میں مختصر بتادوں کہ دعا اپنے نفس سے شروع ہونی چاہیئے۔ آپ میں سے ہر ایک یہ دعا کرے کہ اے خدا تو مجھے اپنی رحمت سے نواز اور میرے اوپر اپنے فضل نازل کر اور مجھے توفیق دے کہ تونے مجھے جو قوتیں عطا کی ہیں میں ان کی صحیح نشوونما کر کے تیری رضا کو حاصل کر سکوں۔ اور بدی سے مجھے ہمیشہ محفوظ رکھ اور مجھے تو ایسی طاقت دے کر شیطان کبھی مجھ پر کامیاب حملہ نہ کر سکے اور مجھے تو دنیا کا خیر خواہ بنادے۔ کسی کو میرے ہاتھ یا میری زبان یا میرے جوارح سے تکلیف اور ایذا نہ پہنچے۔ ہر ایک کی خیر خواہی میرے دل میں ہو۔ دنیا میں امن کا ماحول پیدا کرنے کے لئے میری زندگی کے لمحات خرچ ہوں..... خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے والا ہوں۔ شرک کی ملونی سے ہمیشہ بچا رہوں۔ ظلم سے ہمیشہ بچا رہوں۔ (شرک بھی ظلم عظیم ہے)۔

غرض اپنے لئے دعائیں کرو اور پھر اپنے خاندان کے لئے دعائیں کرو۔ پھر جماعت کے لئے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جس غرض کے لئے پیدا کیا ہے اس غرض کو پورا کرنے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی وہ اسے توفیق عطا کرے۔

پھر دعا کرو کہ ہمارے ملک میں بھی امن و آشتی کے حالات پیدا ہوں اور قائم رہیں۔ اور ایک دوسرے سے پیار پیدا ہو اور ہمارے ملک کو خدا تعالیٰ طاقتور بنادے۔ اور اسے استحکام عطا کرے۔ اور دنیا کے مظالم سے اسے محفوظ رکھے اور دنیا پر احسان کرنے کی ہمارے ملک کو بھی توفیق عطا کرے۔ اور دنیا کے فساد میں کبھی ہمارا ملک ملوث نہ ہو بلکہ ہمیشہ صلاح اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے والا ہو اور خدا تعالیٰ کی رحمتیں ہمارے ملک پر بحیثیت ملک بھی نازل ہوں اس کے علاوہ جو آپ کے دماغ میں ہیں وہ اپنی زبان میں دعائیں کریں اور کثرت سے ذکر الٰہی کریں۔ ہزاروں بار (پاک ہے اللہ، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور خدا تعالیٰ کی دوسری صفات کا ذکر کریں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر نومبر ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ نبوت ۱۳۷۰ ہش — ۲۶ نومبر ۱۹۹۱ء

عدل کا قیام

معاشرہ کا قیام اور استحکام عدل پر منحصر ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عدل ہی سے انسان خوش اور خوشحال زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اگرچہ خوشحالی کے لئے اور بھی بہت سی باتوں کی ضرورت ہے لیکن اگر خوشحالی کا تعلق دل سے بھی ہے۔ جیسا کہ یقیناً ہے۔ تو عدل کے بغیر خوشحالی کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور عدل میسّر ہو تو بہت سے دوسرے عوامل میسّر نہ آنے پر بھی دل خوش رہ سکتا ہے اور اس خوشی کو خوشحالی کا نام دیا جا سکتا ہے۔

عدل ہے کیا۔ عدل اس بات کا نام ہے کہ ہر بات کو اور ہر کام کو اس کا صحیح مقام دیا جائے۔ "بات" کے ساتھ عدل نہ کیا جائے تو جھگڑا اور "کام" کے ساتھ عدل نہ کیا جائے تو جھگڑا۔ اس بات کے پیشِ نظر کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے تمام جھگڑے عدل کے فقدان سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور معاشرہ کا امن عدل سے وابستہ ہے۔ یعنی ہر بات کو اس کی پوری اہمیت کے روپ میں دیکھا جائے اور ہر کام کو یوں جانچا جائے کہ بے وجہ کمی بیشی نہ کی جائے۔ اور پھر ایسا کیا بھی جائے تو ہر شخص کے ساتھ۔ تاکہ ہر شخص کو اس کا صحیح مقام مل سکے۔

لوگ عام طور پر بڑے آدمی کی بات کو تو وقعت دیتے ہیں اور اسے اہم سمجھتے ہیں اور "چھوٹے" آدمی کی بات کو باتوں باتوں میں ٹال دیتے ہیں۔ چاہے ہو ایسا کہ بڑے آدمی کی بات غلط ہو اور چھوٹے آدمی کی بات درست ہو۔ اس سے بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی بے چینی معاشرہ کا ناسور بن جاتی ہے اور زندگی کو اجیرن بنا دیتی ہے

عدل کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہر شخص کے جائز حق کو ادا کیا جائے۔ یہ نہیں کہ بڑوں سے ڈر کر انہیں سب کچھ دے دیا جائے اور چھوٹوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کے حقوق پر چھاپہ مار لیا جائے۔ یہ بات بھی کسی طرح برداشت نہیں کی جا سکتی۔ نہ صرف یہ کہ برداشت نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کے نتائج بھی خطرناک اور دور رس ہو سکتے ہیں۔ بڑا ہمیشہ بڑا نہیں رہتا اور چھوٹا ہمیشہ چھوٹا نہیں رہتا۔ اور اگر چھوٹا بڑا بن کر انتقام پر اتر آئے تو یہ بات بھی تلخی پیدا کر سکتی ہے اور معاشرے کا امن برباد کر سکتی ہے۔ ہم حاکم ہوں یا محکوم۔ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ امیر ہوں یا غریب۔ تعلیم یافتہ ہوں یا غیر تعلیم یافتہ۔ ہم سب کو عدل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ عدل اور سب سے عدل۔ اور پھر عدل اور پورا پورا عدل۔ ہمیں جان لینا چاہیئے کہ عدل ہی سے زندگی کو۔ سب کی زندگی کو۔ خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ اور عدل ہی خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ ہے۔

بہو اور ساس کا رشتہ ہے کتنے پیار کا رشتہ
کہ ساس اپنی تمنّاؤں کا مظہر لے کے آتی ہے
مگر اِک دوسرے سے جب شکایت کی ہو کیفیت
تو یوں لگتا ہے جیسے ان کی قسمت ڈوب جاتی ہے

ابو الاقبال

پتّے خزاں کے اُڑتے تھے مجھ کو گماں ہُوا
گلشن کے در پہ دستکِ بادِ صبا نہ ہو

جس کو سمجھ رہا ہے تصوّر صدائے چنگ
دیکھو کہیں وہ شورشِ زنجیرِ پا نہ ہو

ممکن نہیں کہ تجھ سے کہوں دل کی آرزو
وہ دِل کی آرزو جو زباں سے ادا نہ ہو

ممکن نہیں کہ محفلِ اربابِ ذوق میں
اُن کا تو نام آئے مرا تذکرہ نہ ہو

سرگوشیوں میں بات کرو سُن نہ لے سکوت
روزن تو بند کر دو کوئی جھانکتا نہ ہو

اِک پھول خاکِ رہ پہ گرا تھا درخت سے
میں سوچتا رہا تری آوازِ پا نہ ہو

بے مانگے دیجیئے تو مزا اس میں ہے سوا
شرمندۂ سوال مری التجا نہ ہو

اعجاز سر جھکائے درِ انجمن پہ ہے
ہاں پوچھیئے غریب سے کچھ مانگتا نہ ہو!

سعید احمد اعجاز

نئی نسلوں کو خطبات باقاعدگی سے سنوایا کریں

آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں۔ یا سمجھایا کریں کیونکہ امام جماعت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور ایک وحدت بننے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں روس کے ہوں یا امریکہ کے سب اگر امام جماعت کی نصیحتوں کو براہِ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہوگا ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے اور قرآن کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

کی

تفریحات اور کھیلیں

حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ایک موقعہ پر بیان فرمایا:-

"مجھے اپنے بچپن کی ایک مثال یاد ہے۔ اُس وقت تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی تھی اور میں بڑا تعجب کرتا تھا اور بہت سوچتا تھا۔ مگر کچھ سمجھ نہیں آتی تھی آخر خدا کے فضل سے وُہ بات حل ہوگئی اور میں سمجھ گیا کہ اس کے اندر کیا حقیقت ہے وُہ واقعہ یہ ہے کہ مجھے بچپن میں ہوائی بندوق کے ساتھ چھوٹے پرندوں کے شکار کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ میں بندوق لے کر ایک گاؤں کی طرف گیا جس کا نام شاہ ناتھ پور ہے۔ ایک دو اور لڑکے بھی میرے ساتھ تھے۔ جب میں وہاں پہنچا چند نوجوان سکھ اس گاؤں کے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے آؤ ہم تم کو شکار بتلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ہمیں گاؤں کے قریب لے گئے اور خود انہوں نے ہمیں شکار بتلایا اور جگہ جگہ ہمارے ساتھ پھرتے رہے اور جس طرح ہم اس شکار میں لذت محسوس کر رہے تھے اسی طرح وُہ بھی لذت محسوس کر رہے تھے اور جس طرح ہم شوق سے شکار کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ ہمارے ساتھ وُہ بھی اسی طرح شوق کے ساتھ پھر رہے تھے کہ ایک جگہ ایک درخت پر فاختہ نظر آگئی۔ میں نے نشانہ لگا کر بندوق چلائی اور وُہ گر گئی۔ اس سے بھی جس طرح ہم نے لذت اور خوشی محسوس کی اسی طرح انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا کہ اتنے میں گاؤں کی ایک بڑھیا وہاں سے گذری اس نے جو فاختہ کو تڑپتے ہوئے دیکھا تو دیکھتے ہی شور مچانا شروع کر دیا اور ان نوجوان سکھوں سے کہا کہ تم کو شرم نہیں آتی تم ایسے بے غیرت ہو گئے ہو کہ لوگ دوسرے گاؤں سے آکر تمہارے گاؤں میں جیو ہتیا کرتے ہیں"۔

حضور کے بچپن کے ساتھ کھیلے ہوئے حکیم دین محمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔ ایئرگن کا نشانہ آپ کا بڑا ہی صحیح تھا۔ چنانچہ اس حد تک کہ زنبور جو آم پر بیٹھے ہوتے تھے۔ آپ ایک ایک کو نشانہ بنا کر گرا دیتے تھے۔ اکثر چھوٹی چڑیوں اور فاختہ کا شکار کرتے ہم آپ کے ساتھ ہوتے اور ذبح کرتے جاتے بڑے ہو کر آپ کے پاس بندوقیں تھیں اور سب احباب کو معلوم ہے پھیرو چچی میں جا کر دریائے بیاس پر مرغابی کا شکار کیا کرتے تھے"۔

حضور خود فرماتے ہیں۔

"مجھے یاد ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک گھوڑی خرید کر دی تھی درحقیقت وُہ خرید تو نہ کی گئی تھی۔ بلکہ تحفۃً بھیجی گئی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں نے لڑکوں کو سائیکل پر سواری کرتے دیکھا تو میرے دل میں بھی سائیکل کی سواری کا شوق پیدا ہُوا۔ میں نے اس کا ذکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے سائیکل کی سواری تو پسند نہیں۔ میں تو گھوڑے کی سواری کو مردانہ سواری سمجھتا ہوں میں نے کہا اچھا آپ مجھے گھوڑا ہی لے دیں آپ نے فرمایا مجھے گھوڑا وُہ پسند ہے جو مضبوط اور طاقت ور ہو اس سے غالباً آپ کا منشا یہ تھا کہ میں اچھا سوار بن جاؤں گا۔ آپ نے کپور تھلہ والے عبدالمجید خان صاحب کو لکھا کہ ایک اچھا گھوڑا خرید کر بھجوا دیں۔ خان صاحب کو اس لئے لکھا کہ ان کے والد صاحب ریاست کے اصطبل کے انچارج تھے اور ان کا خاندان گھوڑوں سے اچھا واقف تھا انہوں نے ایک گھوڑی خرید کر تحفۃً بھجوا دی اور قیمت نہ لی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جب فوت ہوئے تو چونکہ آپ کی وفات کا اثر لازمی طور پر ہمارے اخراجات پر بھی پڑنا تھا اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ اس گھوڑی کو فروخت کر دیا جائے۔ تاکہ اس کے اخراجات کا بوجھ والدہ صاحبہ پر نہ پڑے مجھے ایک دوست نے جن کو میرا یہ ارادہ معلوم ہو گیا تھا اور جو اب بھی زندہ ہیں کہلا بھیجا کہ یہ گھوڑی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تحفہ ہے اسے آپ بالکل فروخت نہ کریں۔ اس وقت میری عمر انیس سال کی تھی۔ وُہ جگہ جہاں مجھے یہ بات کہی گئی تھی۔ اب تک یاد ہے میں اس وقت ڈھاب کے کنارے تشحیذ الاذہان کے دفتر سے جنوب مشرق کی طرف کھڑا تھا۔ جب مجھے یہ کہا گیا کہ یہ گھوڑی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تحفہ ہے۔ اس لئے اسے فروخت نہ کرنا چاہیئے تو بغیر سوچے سمجھے معاً میرے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ یہ تھے کہ بے شک یہ تحفہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہے مگر میں گھوڑی کی خاطر حضرت اماں جان کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ میں نے اس گھوڑی کو فروخت کر دیا"۔

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ بچپن کے ایام میں میں گھوڑے پر سوار ہُوا۔ گھوڑا تھا منہ زور۔ قصبہ سے باہر نکلتے ہی وُہ بے لگام ہو گیا۔ میں نے ہر چند اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ رکا۔ اس حالت میں موضع بسراواں کے قریب پہنچ گیا جہاں میں نے دیکھا کہ گھوڑا جس رُخ جا رہا ہے اس کے سامنے ایک غیر آباد بغیر منڈیر کے کنواں ہے اور اس کے پاس ہی دو چار قدم کے فاصلے پر چند بچے کھیل رہے ہیں۔ اس وقت میں نے سوچا اگر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہوں اور بچوں کی طرف گھوڑے کا رُخ کرتا ہوں تو میری ایک جان کے بدلے کئی جانیں (بچے) ضائع ہونے کا خطرہ ہے اگر ان کو بچاتا ہوں تو دوسری طرف کنواں ہے۔ جس میں گھوڑے کے گرنے کی وجہ سے اپنی جان جانے کا ڈر ہے۔ اس وقت میں نے یہی فیصلہ کیا کہ میرا اخلاقی فرض ہے کہ میں اپنی جان کی پرواہ نہ کروں چنانچہ میں نے گھوڑے کو سیدھا جانے دیا خدا کی شان گھوڑا سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ عین کنویں کی منڈیر کے پاس پہنچ کر یکدم رُک گیا"۔

مرزا احمد بیگ صاحب بیان کرتے ہیں۔

"بڑے ہو کر حضور فٹ بال بھی شوق سے کھیلتے تھے اور میروڈبہ خاص شوق سے کھیلتے تھے۔ مجھے بھی حضور کے ساتھ میروڈبہ اور فٹ بال کھیلنے کا اکثر اتفاق ہوا۔ ویسے حضور ابتداً جسمانی طور پر کچھ کمزور تھے۔ اس کے متعلق روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مجلس میں بھی حضور کی صحت کی اس حالت کا ذکر آیا اور غالباً حضرت امام جماعت الاوّل نے کاڈ لور آئل تجویز کیا تھا۔ حضور کچھ عرصہ پہلوانی یعنی کشتی کا کرتب بھی سیکھتے رہے۔ یہ کرتب آپ ایک نوجوان جس کا نام محمد حسین تھا لیکن بچے اسکو بابا فضل حسین کہہ کر پکارتے تھے۔ فضل حسین صاحب اس لڑکے کے دادا تھے۔ ایک چھوٹی سی کشتی بھی جہلم سے منگوائی گئی۔ یہ طغیانی کے دنوں میں حضور ڈھاب میں چلایا کرتے تھے۔ امامت سے پہلے حضور حضرت استاد المکرم مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ ضیاء الاسلام پریس کے عقب میں بیڈمنٹن کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں بھی اس کھیل میں شامل ہوا تھا"۔

ہماری تاریخ

حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ارشاد پر میاں غلام محمد صاحب اختر عرصہ سے ربوہ سٹیشن کی منظوری کے لئے مسلسل دوڑ دھوپ کر رہے تھے۔ جو خدا کے فضل و کرم سے جلسہ کے قریب آکر کامیاب ہوگئی۔ اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ۲۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو ربوہ ہالٹنگ سٹیشن کی منظوری دے دی۔ ازاں بعد مورخہ ۳۱ مارچ کی شام تک ربوہ کا نیا سٹیشن مکمل ہوگیا۔ اور پلیٹ فارم اور بکنگ آفس بن گیا۔ نیز سٹیشن کا تمام عملہ بھی ربوہ میں پہنچ گیا۔ پہلے سٹیشن ماسٹر چوہدری محمد صدیق صاحب آف نارووال مقرر ہوئے۔ یکم اپریل کو گاڑیوں کی باقاعدہ آمدورفت شروع ہوگئی۔ پہلی گاڑی جو سرگودھا کی طرف سے آئی۔ صبح ۷ بجکر بیس منٹ پر کھڑی ہوئی۔ اس موقع پر ربوہ کے تمام احمدیوں کے علاوہ احمد نگر کے بھی اکثر احباب نیز جامعہ احمدیہ کے طلباء قطار در قطار کھڑے تھے۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب ناظر ضیافت نے گاڑی آنے سے پہلے نہایت رقت انگیز دعا کرائی۔ جنگل میں پہاڑیوں اور ٹیلوں کے درمیان اجتماعی دعا کا یہ نظارہ بڑا ہی پرکیف اور عجیب تھا۔ جس سے (.....) جنگل میں منگل" کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ دعا کے بعد دور لالیاں کی طرف سے گاڑی آتی دکھائی دی۔ تو تمام دوستوں نے فرطِ مسرت سے بے اختیار پرجوش نعرے بلند کئے۔ ربوہ سٹیشن سے پہلا ٹکٹ مولوی محمد اسماعیل صاحب معتبر-اڈیٹر تحریک جدید نے خریدا۔ اور سب سے پہلی ٹرین پر تینتیس روپے سات آنے کے ٹکٹ فروخت ہوئے۔ ٹکٹ لینے والے دوست گاڑی میں سوار ہو گئے اور گاڑی نعروں میں چل دی۔ دوسری گاڑی اسکے معاً بعد چنیوٹ سے ربوہ آئی۔ جس سے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جماعت چنیوٹ کے بیسیوں احباب کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر کا مختصر ذکر تو شاہ حسین کی نائیجیریا میں آمد پر انہیں ہز ہائی نس ادبا آڈے یبجی اڈیلے کے ساتھ احمدیہ جماعت کا لٹریچر پیش کرنے کے ضمن میں ہو چکا ہے لیکن اس تصویر کا الگ پیش کرنا بھی شاید ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ تصویر ائرپورٹ پر لی گئی تھی اس میں جماعت کے دوست دو بینر لئے ہوئے ہیں۔ ایک پر انگریزی میں "ویلکم کنگ حسین" لکھا ہے۔ اور دوسرے پر عربی زبان میں "اھلاً وسھلاً ومرحباً" کچھ نوجوان ہیں اور کچھ نوجوانی سے ذرا آگے نکلتے ہوئے لوگ لیکن تصویر کا ذکر بعد میں کریں گے۔ پہلے اتنا بتا دیں کہ کراچی سے بصرہ بحری جہاز پر اور بصرہ سے بغداد ریل گاڑی میں اور بغداد سے آگے بس میں سفر کیا۔ اس سفر میں ایک لطف تو یہ آیا کہ جب پہاڑوں کے اوپر سے بس گذرتی تھی تو یوں لگتا تھا کہ وہاں فضا میں چھائے ہوئے بادل بس کے اندر آرہے ہیں اور ذرا سی دیر میں کپڑوں میں گیلا پن کا اثر ہو جاتا تھا۔ فضا نہایت خوشگوار تھی۔ موسم پسندیدہ اور دل کو موہ لینے والا اور بادلوں کا اس طرح بس میں اندر آنا تو بہت ہی اچھا لگتا تھا۔ اردن جو شاہ حسین کی مملکت ہے کے دارالخلافہ عمان میں پہنچے تو رات بھیگ چکی تھی۔ بس ڈرائیور نے کہا کہ آپ کی رہائش کا انتظام کر دیتے ہیں رات یہیں ٹھہریں گے صبح چلیں گے۔ فجر کی نماز کے وقت یہاں سے روانگی ہو گی۔

چنانچہ ہماری یعنی میں اور میرے ساتھ دو اور دوست مکرم مولوی عبدالخالق صاحب اور مکرم احسان اللہ ملک صاحب کی رہائش کا انتظام ایک تاجر کے ہاں کیا گیا۔ صبح کے وقت بیدار ہوئے اور بس نے جہاں سے چلنا تھا وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ڈرائیور خاصا وقت پہلے جاگ اٹھا تھا اس لئے اس نے جو مسافر اس کے قریب تھے ان کو لیا اور آگے چل دیا کسی کا زیادہ انتظار نہیں کیا۔ شائد ہمارے علاوہ کچھ اور مسافر بھی رہ گئے ہوں لیکن ہم تو بہر حال اس بس پر نہ جا سکے چنانچہ اور بس لی اور آگے کا سفر اختیار کیا۔ یہ واقعہ جب بھی یاد آتا ہے میں سوچتا ہوں کہ کیا بس ڈرائیور کو ایسا کرنا چاہیئے تھا۔ اسے تو دیئے گئے وقت کے بعد بھی کچھ وقت انتظار کرنا چاہیئے تھا آخر جن مسافروں کو وہ لے کر چل رہا تھا انہیں چھوڑ دینا کن اخلاقی اقدار کے مطابق ہے۔ اس وقت طبیعت میں کسی قدر رنج بھی پیدا ہوا۔ لیکن بہر حال ایک اور بس لی اور ہم آگے چل دیئے۔

جہاں تک اس تصویر کا تعلق ہے اس میں کچھ ہمارے سکول کے اساتذہ ہیں کچھ بزرگ مربی اور دینی عالم اور اسی طرح کچھ ایسے نوجوان جو خدمت سلسلہ کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ بزرگوں میں سے مسٹر ہاشم ابراہیم اور مسٹر پی۔ بی بالوگون۔ اور نوجوانوں میں سے مسٹر آگینلادو ہمارے لیگوس کے سکول کے ایک مستعد استاد مسٹر ادریس جمعہ جو سلسلے کے ہر کام کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے تھے۔ اور مسٹر حمزہ اکونو کے ایک فرزند۔ ان میں مکرم مولوی محمد اسحٰق خلیل جو آج کل ڈاکٹر محمد اسحٰق ہیں بھی موجود ہیں۔ جب ہوائی جہاز ہوائی اڈے پر اترا اور شاہ حسین کی گاڑی ہمارے قریب سے گذری تو ہم نے یعنی جماعت کے تمام افراد نے اھلاً وسھلاً و مرحبا شاہ حسین کے نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ ان کے لئے یہ بات اس لئے عجیب تھی کہ ہماری جماعت کے علاوہ اگرچہ وہاں دوسرے بہت سے لوگ بھی موجود تھے لیکن کسی نے استقبالی نعرہ نہیں لگایا۔ چنانچہ ہمارے نعرے سنتے ہی ان کی گاڑی کسی قدر ہلکی ہو گئی اور انہوں نے باہر دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے ہمارے نعروں کا جواب دیا ہمارے لئے ان کا استقبال ایک اہم واقعہ تھا۔ اس لئے کہ عرب دنیا میں وہ خاصے معروف انسان تھے اور تمام عرب ریاستوں سے ہمدردی رکھتے ہوئے ساری دنیا میں گھومتے پھرتے تھے اور مختلف حکومتوں سے گفت و شنید کرتے تھے اس حیثیت سے انہیں اس وقت کی دنیا میں خاصی اہمیت حاصل تھی۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یعنی پہلے ایک اور تصویر کے سلسلے میں۔ ان سے گورنر جنرل ہاؤس میں ملاقات کی گئی اور عربی لٹریچر پیش کیا گیا۔ مسٹر آگینلادو پہلے تو فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس میں تدریس کا کام کرتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید تعلیم حاصل کی خاص طور پر ٹریننگ حاصل کی اور کسی سیکنڈری سکول میں تدریس کا کام شروع کر دیا لیکن وہ جہاں بھی رہے جماعت سے ان کا تعلق نہایت پختہ رہا۔ اور نہ صرف وہ ایک مستعد کارکن رہے بلکہ کسی نہ کسی عہدے پر بھی فائز رہے مسٹر ادریس جمعہ بھی ان نوجوانوں میں سے تھے جو ذاتی کام کچھ ہی کرتے ہوں۔ جماعتی کاموں کے لئے ہمہ وقت میسر رہتے تھے۔ خاص طور پر شام کے وقت جب اوپن ایر لیکچر کے لئے جایا جاتا تھا تو اس لیکچر کے اکثر انتظامات انہیں کے ہاتھ میں ہوتے تھے۔ باہر کسی سڑک یا میدان پر لیکچر کے لئے میز کرسیاں اور گیس لیمپ پہنچانے کے یہ خاصے ماہر ہو گئے تھے۔ ہماری جماعت کے افراد کے ہاتھوں میں عربی اور انگریزی میں بینر دیکھ کر بعض انگریز صحافی وہاں آگئے۔ ویسے تو وہ شاہ حسین کی آمد کے لئے ایرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔ لیکن ایئرپورٹ پر سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث ہماری جماعت کے افراد تھے۔ اس تصویر میں ایک انگریز صحافی جماعت کے کسی فرد سے گفتگو کر کے عربی بینر کے معنی پوچھ رہا ہے اور یہ بھی کہ ہم نے اس طرح اجتماعی دلچسپی کیسے دکھائی۔ اسے بتایا گیا کہ ہم ایک منظم جماعت ہیں اور اپنے پروگرام آپس میں مل جل کر مشورہ کر کے تجویز کرتے ہیں اور جب کوئی پروگرام تجویز کر لیا جاتا ہے تو جماعت کے تمام افراد اس پر عمل کرنے کے لئے دل و جان سے تیار رہتے ہیں۔ اس نے کچھ اور سوال بھی پوچھے جو سارے کے سارے تنظیم کے متعلق تھے۔ جب تک ہوائی جہاز آ نہیں گیا اس وقت تک یہ صحافی ہماری جماعت کے افراد سے گفتگو کرتا رہا اور اس کے بعد وہ دیگر صحافیوں کے پاس چلا گیا۔ اس تصویر میں میرا بیٹا محمد اقبال سیفی جو اس وقت کنگز کالج لیگوس کا طالب علم تھا وہ بھی موجود ہے اگرچہ اس وقت جب میری فیملی کو نائیجیریا جانا تھا بعض ہمدردوں نے یہ کہا کہ یہاں بچے سکولوں میں داخل تھے اب وہاں جا کر ان کی تعلیم کا کیا بنے گا۔ یہاں تعلیم کا میڈیم اردو ہے اور وہاں مقامی زبان یا انگریزی ہو گی تو یہ وہاں کس طرح چل سکیں گے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ واقفین زندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کچھ ایسا سلوک ہے کہ وہ ہر قدم پر ان کی مدد فرماتا ہے اور اکثر اوقات ایسا لگتا ہے کہ یہ سراسر غیبی مدد ہے چنانچہ میرے اس بیٹے کو کنگز کالج میں اس لئے نہایت آسانی کے ساتھ داخلہ مل گیا کہ اس نے اپنے سکول کے تمام طلباء میں سے کنگز کالج کے ٹسٹ کے لئے سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے تھے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ صرف اسی نے اتنے نمبر لئے تھے کہ اسے کنگز کالج میں داخل کیا جا سکتا۔ کنگز کالج لیگوس کا ایک ایسا ادارہ ہے جس میں داخلے کے لئے ان دنوں نائیجیریا کے تمام حصوں میں ٹسٹ لیا جاتا تھا۔

تصویر وہ پیش نظر ہے جس میں احمدیہ جماعت لیگوس کے افراد شاہ حسین کو ایئرپورٹ پر خوش آمدید کہنے کے لئے جمع ہیں اور ان کے ہاتھوں میں ایک بینر انگریزی میں ویلکم کنگ حسین اور دوسرا عربی میں اھلاً وسھلاً ومرحبا ہے۔

اس تصویر کو دیکھ کر کبھی کبھی خیال آتا ہے۔ ایسا استقبال ان کے اپنے وطن میں تو ضرور ہوتا ہو گا۔ باہر کسی بھی ملک میں اس طرح لوگ انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے ہاتھوں میں بینرز لئے شاید ہی ملے ہوں۔

بقیہ: صہ۳ سے آگے

تشریف لائے حضرت مفتی صاحب نے جملہ حاضرین سے مصافحہ کیا جسکے بعد یہ گاڑی بھی روانہ ہو گئی۔ اس طرح خدا کے فضل و کرم سے ربوہ سٹیشن کا بابرکت افتتاح عمل میں آیا۔ اور اس وادی غیر ذی زرع کا رابطہ ریلوے نظام کے اعتبار سے پورے ملک سے قائم ہو گیا۔ جس سے زائرین ربوہ کو بے انداز سہولت ہو گئی۔ چنانچہ پہلے تاریخی جلسہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اکثر و بیشتر مہمان بذریعہ گاڑی ہی ربوہ کی مقدس سرزمین میں تشریف لائے۔

اطلاعات واعلانات

درخواست دُعا: مُحترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ کو لہے کی ہڈی کا اپریشن ہوا ہے اور ہڈی تبدیل ہو گئی ہے

○ مکرم نجیب بشیر بٹ صاحب آف کنڈیارو کی بیٹی عزیزہ سلمانہ نجیب بٹ خارش کے مرض میں مبتلا ہے۔

○ مکرم حکیم نصیر احمد صاحب سول لائن گوجرانوالہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔

○ میاں عبدالماجد صاحب کے دل کا اپریشن ۱۴ نومبر کو (اینمیو پلاسٹک سرجری) خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیابی سے ہو گیا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

○ عزیزہ ساجدہ پروین ربوہ اپنے بھائیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

بازیافتہ کانٹا

ایک دوست کو ۱۹ نومبر کو سونے کا ایک کانٹا ملا ہے۔ جن کا ہو وہ دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات —— نون۔سین

سپین کی تاریخ

سلیبس کا حصّہ

سینیٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے الحمراء آرٹ سنٹر میں سپین کے اسلامی ورثہ پر تقریر کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ دنیا بھر میں ایسے مراکز قائم کئے جانے چاہئیں۔ جہاں اسلامی ورثہ کو سمجھنے اور اسے محفوظ کرنے کا انتظام کیا جائے۔ آپ نے حکومت کو تلقین کی کہ اس موضوع پر مختلف مقامات پر لیکچر بھی دلوائے جائیں اور کتابوں کی نمائشیں بھی لگائی جائیں۔ ان سب کا موضوع سپین میں اسلامی ورثہ ہونا چاہیئے انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کے دل میں دنیا بھر نشاۃِ ثانیہ کا احساس پیدا ہوگا۔ ان کے خیال میں ورلڈ ٹریڈ فیئر کے موقعہ پر عرب لیگ کا ایک ہونا چاہیئے۔ جس سے اس کا آغاز کیا جائے۔ یہ ٹریڈ فیئر سیول SEVILLE میں ہو رہا ہے۔

آپ نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ پاکستان کا اعلیٰ درجہ کا وفد قرطبہ جانا چاہیئے جہاں اسلامی ورثہ اور مغرب پر سیمینار ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر اقبال اور اقبالیات بھی ایک خاص موضوع ہوگا اور اُمید کی جاتی ہے کہ شاعر مشرق پر بہت اچھے اچھے مقالے پڑھے جائیں گے۔ انہوں نے اس سیمینار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ اس قسم کے سیمینار ساری دنیا میں منعقد کئے جانے چاہئیں۔ یہ سیمینار جو الحمراء آرٹ سنٹر میں منعقد کیا گیا اس کے منتظم اعلیٰ مسٹر ایس۔ اے۔ احسانی نے بتایا کہ ان کا ارادہ ہے کہ مسلمانوں کے آپس میں بھائی چارے اور وحدت کے لئے کوششیں کی جائیں تاکہ ساری دنیا میں اسلامی نظام کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔

اس سیمینار میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ سکولوں میں مسلم سپین کی تاریخ نصاب میں داخل کی جانی چاہیئے۔ اسلام آباد میں فکر اسلامی کی جو تنظیم قائم کی گئی ہے حکومت کو اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ مسٹر احسن اقبال جو اس سیمینار کے سیکرٹری تھے نے تجویز پیش کی کہ اس موضوع پر اچھے اچھے دانشوروں اور سائنس دانوں کی نوبل انعام کی طرح ایک انعام دئے جانے کا اہتمام کیا جانا چاہیئے۔

حسن عابدی پر الزام

امریکہ کے محکمہ انصاف نے بی سی سی آئی اور اس کے بڑے تین افراد کو اس بات کا ملزم گردانا ہے کہ انہوں نے خفیہ طور پر کیلیفورنیا کے ایک بنک کو اپنے بنک میں ضم کرلیا اور اسی طرح فلوریڈا بنک سے بھی دھوکا کیا۔ ان تین افراد میں آغا حسن عابدی جن کی عمر ۶۸ سال ہے اور وہ بیمار ہیں اور جنہوں نے ۱۹۷۲ء میں بی۔سی سی آئی قائم کیا تھا اور صالح نقوی جن کی عمر ۵۷ سال ہے جن کا تعلق ابوظہبی سے ہے اور جو اکتوبر ۱۹۹۰ء تک اس بنک کے چیف آپریٹنگ آفیسر تھے اور سعودی عرب کے ایک سرمایہ کار نمائش کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔ محکمہ انصاف کا کہنا ہے کہ ان تینوں نے ایک لمبے عرصے تک غیر قانونی طور پر انڈی بنک آف انینو کیلفورنیا کو اپنے ہاتھ میں لئے رکھا۔ ۱۹۸۵ء میں مسٹر فادا اڈن نے غلط طور پر یہ بات بیان کی کہ انہوں نے ذاتی طور پر یہ بنک خرید لیا ہے۔ حالانکہ ان کے پاس صرف ۱۵ فی صد حصے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس قصیہ کو چھپا دینے والے بی۔سی۔سی۔آئی بنک کے کارکن تھے۔

گذشتہ دنوں افغان مجاہدین اور سوویٹ یونین اور روس کے حکام میں جو گفت و شنید ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس سال کے آخر تک یا ۱۹۹۲ء کے آغاز میں افغانیوں کی ایک درمیانی وقت کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ افغانی وفد اور سوویٹ یونین کے حکام نے معلوم ہوتا ہے کہ اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ نجیب اللہ کو اس سارے معاملے سے الگ رکھا جائے۔ جہاں تک اس سلسلے میں اگلے اجلاس کا تعلق ہے اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ وہ اجلاس پاکستان میں منعقد ہونے کا امکان ہے۔

بنگلہ دیش سے پاکستانیوں کی واپسی

ڈھاکہ سے اطلاع ملی ہے کہ جو پاکستانی بنگلہ دیش میں رہ گئے تھے اور جن کے پاکستان واپس لائے جانے کے متعلق ایک لمبے عرصے سے بات ہو رہی تھی اب جلد ہی ان کو واپس پاکستان پہنچا دیا جائے گا۔ یہ سارا انتظام رابطہ العالم الاسلامی کر رہا ہے۔ گذشتہ دنوں اس رابطہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف سہ روزہ دورے کے لئے ڈھاکہ پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ اس بات کے اندازے لگائے گئے ہیں کہ پاکستانیوں کو واپس لے جانے پر کیا خرچ آئے گا۔ اور کس کس طریق سے ان کو واپس لے جایا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس سلسلے میں پاکستانی شہریوں کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ غالباً اس سے یہ مطلب ہوگا کہ پہلے کون اور بعد میں کون رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل نے دارالاحسان یونیورسٹی کمپلیکس میں تقسیم انعامات کی ایک تقریب کے موقعہ پر گفتگو کرتے ہوئے یہ باتیں بتائیں لیکن اس بات کے بتانے سے احتراز کیا کہ یہ کام کب شروع ہوگا اور کتنے عرصے میں اس کے ختم ہونے کا امکان ہے۔ پاکستان میں ابھی گذشتہ دنوں رابطہ ٹرسٹ بورڈ نے ایک اجلاس میں اس بات پر بھی غور کیا کہ ان پاکستانیوں کو صوبہ پنجاب کے ۳۲ اضلاع میں کس کس طرح بسایا جائے گا۔ اس موقعہ پر اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ ساری سکیم اس رنگ میں مکمل ہونی چاہیئے کہ ہر وہ شخص جو ۱۹۷۱ء میں بحیثیت پاکستانی بنگلہ دیش میں مقیم تھا اور اب واپس آنا چاہتا ہے۔ اسے واپس لانے کا انتظام کیا جائے۔

ایک تردید

پاکستان نے اس بات کی تردید کی ہے کہ ایران کو نیوکلیئر ٹیکنالوجی کے سلسلے میں کوئی مدد پہنچائی گئی ہے یا ایسا کرنے کے متعلق کسی حلقے میں غور ہو رہا ہے۔ یہ بات وزیراعظم نے صحافیوں کو اس وقت بتائی جب وہ آٹھویں قومی صنعتی نمائش کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے ایران کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ کشمیر کے قضیئے میں اس نے پاکستان کے نظریے کی حامی بھری ہے اور مدد بھی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایران کے جرأت مندانہ اقدام سے خوش بھی ہیں اور ان کو داد و تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔ اس بات سے ایران نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ واقعی پاکستان کا اسلامی برادر ملک ہے۔ اگرچہ اس موقعہ پر یہ نہیں بتایا گیا کہ ایران نے کشمیر کے معاملے میں ثالثی کے لئے جو پیش کیا ہے کیا یہ بات پاکستان کو منظور ہے یا نہیں۔

پولیس کے انعامات

سندھ ہائی کورٹ کے ایک جج جسٹس عبدالرحمان شاہ جو فوری فیصلوں کی خصوصی عدالت کے بھی جج ہیں نے پولیس کے اعلیٰ افسروں سے کہا ہے کہ انہیں اپنے ماتحتوں کی اسی وقت تعریف نہیں شروع کر دینی چاہیئے نہ انہیں انعام دینے چاہئیں جب کسی ملزم کو پکڑا جاتا ہے اور عوام الناس کو یہ تاثر نہیں دینا چاہیئے کہ جرم کا حل نکال لیا گیا ہے اور مجرم کو قرار واقعی سزا کے لئے پیش کر دیا گیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ایسے واقعات میں پولیس کو انعام دینے کیلئے یا تعریف کرنے کے لئے اس وقت تک انتظار کرنا چاہیئے جب تک کہ پکڑے گئے ملزم کی عدالتی کارروائی ختم نہ ہو جائے۔ فاضل جج نے یہ بات اس وقت کہی جب وہ پاک لینڈ سوزوکی پر حملہ کے کیس کا فیصلہ سنا رہے تھے۔ عدالت نے اس کیس کے ملزم بشیر احمد کو اسلئے بری کر دیا کہ اسکے خلاف شہادت موجود نہیں تھی۔

اس میں کیا شک ہے کہ محض یہ بات کہ کسی شخص کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے کسی کو اس آخری نتیجے تک نہیں پہنچا سکتی کہ وہ شخص واقعی اس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ یا یہ کہ جس شخص نے جرم کیا ہے کیا واقعی اسی شخص کو حراست میں لیا گیا ہے یا کسی اور کو حراست میں لے کر اس پر الزام لگا دیا گیا ہے کہ یہی وہ مجرم ہے جس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ چونکہ یہ باتیں ایسی ہیں جن کا فیصلہ پولیس کے ہاتھ میں نہیں بلکہ عدالت ہی ان باتوں کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے اسلئے جب تک عدالت یہ فیصلہ نہ کر دے کہ حراست میں لیا گیا شخص ہی واقعی مجرم ہے اور اسے سزا نہ سنا دے اس وقت تک پولیس کو حراست میں لینے والے افسروں کی تعریف نہیں کرنی چاہیئے نہ ہی انہیں انعامات دینے شروع کر دینے چاہئیں۔

محترم جج صاحب نے جو بات فرمائی ہے وہ نہایت اصولی اور درست ہے۔ اس لئے کہ اس سے پولیس کو اپنا مقام سمجھنے میں سہولت پیدا ہوگی۔ وہ کسی کو حراست میں لے کر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ ان کے خیال میں یہ مجرم ہے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر طارق احمد

ڈاکٹر اور مریض کا رشتہ

قارئین! اب تک تو یہی نظریہ تھا کہ ایک ڈاکٹر کا کام آخر وقت تک مریض کی جان بچانا اور اس کی زندگی میں حتی الامکان مزید سانسوں کے اضافہ کے لئے سرتوڑ کوششیں کرنا ہے۔ خاص طور پر مغربی ترقی یافتہ ممالک کے ڈاکٹروں کے متعلق تو یہی باور کیا جاتا ہے کہ وہ مریض کی زندگی بچانے اور اس کی عمر لمبی کرنے کے لئے انتہائی جانفشانی سے اپنے پیشہ وارانہ فرائض سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ لیکن تصویر کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ انہی ترقی یافتہ مہذب ممالک میں مریضوں کی ایک کثیر تعداد ڈاکٹر صاحبان کے ہاتھوں اللہ میاں کے حضور حاضر ہو جاتی ہے!

برٹش میڈیکل جرنل (BMJ) کی ایک حالیہ اشاعت مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے مطابق صرف ہالینڈ میں ہر سال ڈھائی ہزار کے لگ بھگ مریض ڈاکٹروں کے ہاتھوں راہی ملک بقا ہو جاتے ہیں اور اسی طرح مزید چار سو افراد کو طبی طریقوں سے خودکشی کرنے میں مدد دی جاتی ان اموات میں دو تہائی اموات جنرل پریکٹیشنر حضرات کے ہاتھوں واقع ہوتی ہیں اور جہاں تک سپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تعلق ہے Specialists پچاس فیصد ڈاکٹر اس "کار خیر" میں حصہ لیتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ آپ کو یہ جان کر بھی حیرت ہوگی کہ اسی ایک ملک میں مندرجہ بالا تین ہزار اموات کے علاوہ بائیس ہزار پانچ سو (۲۲۵۰۰) اموات ہر سال اس وجہ سے واقع ہوتی ہیں کہ ضرورت کے باوجود ان مریضوں کو مکمل علاج سے محروم رکھا جاتا ہے یا جان بچانے والی ادویات بغیر وجہ کے بند کر دی جاتی ہیں!

اس کی وجہ؟ اس کی وجہ ڈاکٹروں کا انتہائی "قابل" اور "رحم دل" ہونا ہے دراصل ان ڈاکٹروں کا جب یہ خیال ہو کہ زیر علاج مریض کا مرض مکمل شفا نہیں پا سکتا اور مزید علاج محض وقت اور پیسے کا ضیاع ہے اور یہ کہ اس درد بھری زندگی سے مریض کی موت زیادہ آرام دہ اور ایک "بہتر متبادل" ہوگی تو وہ عام طور پر مریض کے رشتہ داروں سے مشورہ کر کے مریض کو از خود موت کی وادی میں دھکیل دیتے ہیں۔ یوں تو اس معاملے میں مریض کی رضامندی بھی حاصل کر لی جاتی ہے لیکن ایک سروے کے مطابق ایک ہزار سے زائد اموات میں مریض کی رضامندی حاصل کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اس عمل کو باقاعدہ ایک نام دیکر اسے ایک "طریقہ علاج" تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان ڈاکٹر حضرات کو نہ تو کوئی "قاتل" قرار دے سکتا ہے اور نہ خود انہیں ان کا ضمیر ملامت کرتا ہے اور نہ ہی انہیں بعد میں کوئی احساس جرم یا ندامت محسوس ہوتی ہے۔ طبی اصطلاح میں اس "رحمی طرز علاج" کو "یوتھے نیزیا" (EUTHANASIA) کہا جاتا ہے۔ اس کے معنی ایسی موت کے ہیں جسمیں علم طب سے مدد لی جائے۔

مگر اب اس عمل کے خلاف لوگوں میں رنج اور فکر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ عوامی حلقے حکومتی مشینری پر دباؤ ڈال کر ایسے قوانین بنانا چاہتے ہیں جس سے اس عمل کے ذریعے شرح اموات کو بہت کم کر دیا جائے۔ لوگوں کے خیال میں ڈاکٹر اس اصطلاح EUTHANASIA سے ناجائز فائدہ اٹھا کر پیچیدہ امراض میں مبتلا مریضوں سے "چھٹکارا" حاصل کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹروں کا یہی رجحان امریکہ میں بھی زور پکڑ رہا ہے۔ وہاں تو گذشتہ دنوں عوامی دباؤ کے تحت حکومت نے ایک ریفرنڈم بھی کروایا ہے جس میں لوگوں سے اس "ہمدردانہ موت" MERCY DEATH کے حق یا خلاف رائے لی گئی ہے۔ اس ریفرنڈم کے نتائج بھی عنقریب شائع ہو جائیں گے۔

یہ بحث تو ان ممالک میں چلتی رہے گی، اور جب تک ان ممالک میں مناسب قانون سازی نہیں ہو جاتی، ہر سال ہزاروں لاکھوں دکھی مریض اپنے اپنے دکھوں سے ڈاکٹروں کے ہاتھوں "نجات" حاصل کرتے رہیں گے۔ ہمارے ہاں شفا کا منبع خدا تعالیٰ کو قرار دیا گیا ہے اور سوائے موت کے ہر مرض کو قابل علاج قرار دیا جاتا ہے اور آخر وقت تک دعا اور دوا کے ذریعے ایک طبیب کو اپنی کوششیں جاری رکھنے کا سبق دیا گیا ہے۔

کیا آپ کے بچے نماز باجماعت پڑھتے ہیں

ملک محمد عبداللہ

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جماعت احمدیہ کے ایک مخلص اور فدائی بزرگ تھے۔ طبیعت کے بہت حلیم اور نرم تھے۔ جب کسی جماعتی کام کی فرمائش ہوئی۔ فوراً لبیک کہا۔ اسکی مثال آپ کی زندگی کا ایک واقعہ درج ذیل ہے۔ جو ہمارے لئے ایک نمونہ اور مشعل راہ ہے۔

۱۹۳۹ء جماعت احمدیہ کا جوبلی سال تھا اور اس سال دسمبر میں ہونے والے جلسہ کو ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔ اس مبارک موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اپنی مایہ ناز تصنیف "سلسلہ احمدیہ" تحریر فرما رہے تھے۔ نومبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا اور ابھی اس کی کتابت کا بھی کچھ حصہ باقی تھا۔ مکرم سید محمد باقر صاحب خوشنویس جو آج کل ربوہ ہی میں رہائش رکھتے ہیں۔ اسکی کتابت کر رہے تھے۔ وقت کی تنگی کو محسوس کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ سیّد صاحب اس کام کے ختم ہونے تک آپ کے دفتر ہی میں اقامت پذیر ہوں۔ ناشتہ اور کھانے کا انتظام حضرت میاں صاحب نے اپنے مکان سے فرما دیا۔

حضرت میاں صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ رات گئے تک مسودہ پر نظر ثانی کتابت شدہ کاپیوں اور پروفوں کے پڑھنے میں مصروف تھے۔ ان دنوں رات گیارہ بجے تک کام کرنا ایک معمول تھا۔ ان امور میں خاکسار کو آپکا معاون ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ جس کا ذکر آپ نے اس کتاب کے پیش لفظ میں فرمایا ہے۔

ایک رات مسودہ پر نظر ثانی کے دوران آپ نے کسی امر کی مزید وضاحت اور تحقیق کے بارہ میں فرمایا کہ اسکی تصدیق اور تشریح بھائی عبدالرحمٰن قادیانی کر سکتے ہیں۔

رات گیارہ بجے کا وقت ہوگا۔ سردی کے ایام تھے۔ ٹھنڈی ہوا اور ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں ابھی بھائی جی کو جا کر بلا لاتا ہوں۔ ان کا مکان دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ سات آٹھ منٹ پیدل کا فاصلہ ہوگا۔ میں اسی وقت حضرت بھائی صاحب کے مکان پر گیا۔ دو منزلہ مکان تھا اور آپ بالائی منزل میں سو رہے تھے۔ میری آواز پر آپ نے اوپر سے دریافت کیا کہ کون صاحب ہیں اور اسوقت کیا کام ہے میں نے بتلایا کہ حضرت میاں صاحب نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ تو آپ فوراً نیچے تشریف لائے اور ہم دفاتر کی جانب چل دیئے ہم حضرت میاں صاحب کے پاس دفتر میں پہنچے حضرت میاں صاحب نے اٹھ کر آپ کا خیر مقدم کیا اور معذرت فرمائی کہ نصف شب کے وقت آپ کو تکلیف دی گئی ہے۔ حضرت بھائی صاحب نے فرمایا کہ حضور یہ تو میری بڑی خوش قسمتی ہے جو حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد کوئی دو بجے شب تک کام ہوتا رہا اور جب حضرت بھائی صاحب واپس جانے لگے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ آپ کے مکان تک چلتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ملک صاحب میں اپنے مکان پر جا رہا ہوں۔ آپ میرے ساتھ جانے کی بالکل تکلیف نہیں کریں گے۔

جامعہ نصرت میں یوم اقوام متحدہ

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ۲۴ اکتوبر ۹۱ء کو بزم سیاسیات کے زیر اہتمام "یوم اقوام متحدہ" منایا گیا۔ جسمیں اقوام متحدہ سے متعلق کئی پروگرام پیش کئے گئے۔ تقریر کے لئے موضوع زیر بحث تھا۔

"اقوام متحدہ امن عالم کا علمبردار ہے"۔

اقوام متحدہ کے بارے میں کوئز پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اور اسکے بعد "جنرل اسمبلی کا سیشن" پیش کیا گیا۔ جس میں طالبات نے مختلف ممالک کی نمائندگی کی۔

آخر میں مہمان خصوصی مسز شریف صاحبہ نے اوّل دوم اور سوم آنیوالی طالبات میں انعامات تقسیم کئے۔ مقابلہ تقریر میں اوّل انعام عافیہ عصمت نے دوسرا ساجدہ داؤد نے اور تیسرا شفقت وسیم نے حاصل کیا۔

کوئز مقابلہ میں پہلا انعام صائمہ نورین نے دوسرا مریم ماجدہ نے اور تیسرا دُرِّ ثمین نے حاصل کیا۔

جنرل اسمبلی کے سیشن میں پہلا انعام شفقت وسیم نے دوسرا ذکیہ پروین نے اور تیسرا مریم ماجدہ نے حاصل کیا۔ آخر میں وائس پرنسپل صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔ اس پُر رونق تقریب کا اختتام قومی ترانے سے ہوا۔

سردی کا موسم آگیا ہے بڑے تو احتیاط کریں گے اس سے بھی زیادہ ضروری یہ بات ہے کہ بچوں کو احتیاط کا عادی بنائیں۔ بچے قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۰۳ میں طارق محمود ناصر ولد چوہدری عبدالرحمن صاحب قوم جٹ دیو پیشہ کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۶ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۷۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طارق محمود ناصر ۱/۶ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان وصیت نمبر ۵۳۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۰۴ میں امان اللہ امجد ولد مرزا مشتاق احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ کارکن وکالت دیوان عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۲۵ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۵۶/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ امان اللہ امجد ۱/۲۵ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان وصیت نمبر ۵۳۷۲

مسل نمبر ۲۸۲۰۵ میں کاشف بشیر ولد بشیر احمد ناصر قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۶ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کاشف بشیر ۱/۶ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان صاحب وصیت نمبر ۵۳۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۰۶ میں قیصر محمود گھمن ولد عاشق محمود گھمن قوم جٹ گھمن پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ۴/۲۱ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ قیصر محمود گھمن ۴/۲۱ دارالصدر غربی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان وصیت نمبر ۵۳۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۰۷ میں عائشہ پروین زوجہ ملک محمد اکرم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-۵/۷ حلقہ بیت اللطیف دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے (۲) مکان برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۴۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عائشہ پروین زوجہ ملک محمد اکرم B-۵/۷ حلقہ بیت اللطیف دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ایاز احمد ۸/۹ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سلطان سرور وصیت نمبر ۲۵۶۲۰۔

مسل نمبر ۲۸۲۰۹ میں امتیاز احمد ولد مقصود احمد قوم اٹھوال جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۹ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ امتیاز احمد آف چک نمبر ۲۱۹ ضلع فیصل آباد حال ۸/۹ R-B دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحلیم شہزر ۲۵۰۸۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم احمد ولد راجہ ضیاء الدین صاحب نعیم ورائٹی سٹور۔

مسل نمبر ۲۸۲۱۰ میں فہیم احمد فاروق ولد چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۱۳ بیت الحبیب دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فہیم احمد فاروق ۱۲/۱۳ بیت الحبیب دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری نذیر احمد وصیت نمبر ۱۲۰۹۶ والد موصی گواہ شد نمبر ۲۔ حنیف احمد محمود وصیت نمبر ۲۰۹۳۲

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

لیکن وہ اس بات کا فیصلہ نہیں دے سکتے کہ یہ شخص واقعی مجرم ہے۔ اسی لئے عوام الناس کا یہ تقاضا ہے کہ جس شخص کو خواہ کسی بھی جرم میں حراست میں لیا جائے پولیس کا اس پر تشدد کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ تشدد ایک بےگناہ پر کیا جا رہا ہو۔ نہیں صرف حراست میں لینے کا حق ہے اور حراست میں لے کر اس پر مقدمہ بنانے اور چلانے کا حق ہے لیکن یہ کہ کسی بھی رنگ میں سزا دی جائے یہ صرف اور صرف عدالت ہی کر سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ ہم اس وقت امتحان میں سے گزر رہے ہیں لیکن مشکلات جلد ختم ہو جائیں گی نیز انہوں نے کہا کہ سیاسی وابستگی بدلنے کا رجحان ختم ہونا چاہئے اور برسر اقتدار جماعت میں شامل ہو کر ذاتی فائدہ اٹھانے کے رجحان کا قلع قمع کرنا چاہئے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرمین بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت مکمل طور پر ناکام ہو گئی ہے تمام جمہوری روایات اقتصادیات کو بری طرح کچلا گیا ہے۔ اس لئے اس کے پاس حکمرانی کرنے کا کوئی جواز نہیں رہا۔

○ کوآپریٹو اداروں کی تحقیقات کرنے والے تحقیقاتی کمیشن نے پی ڈی اے اور آئی جے آئی کے لیڈروں کی درخواستوں کو قبل از وقت قرار دیا ہے۔ عدالتی کمیشن نے ریمارکس دیئے ہیں کہ اس بات کا جائزہ لینا کمیشن کے ٹرمز آف ریفرنس کا حصہ ہے کہ جاری ہونے والے قرضوں میں کہاں کہاں بے ضابطگی ہوئی ہے۔

○ کوآپریٹو تحقیقاتی کمیشن کی ۱۵ دن کی میعاد پوری ہونے پر اس کی توسیع کے لئے مراسلہ وفاقی حکومت کو بھیج دیا گیا ہے۔ توسیع ہونے پر کمیشن کے اگلے اجلاس کی تاریخ مقرر کی جائے گی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ نے پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے ۱۲ نئے ایکسپورٹ پراسیسنگ زون قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے وزارت خزانہ نے کہا ہے کہ وزارت صنعت کے حکام متعلقہ صوبائی حکومتوں سے رابطہ کر کے "زون" قائم کرنے کے لئے عملی اقدامات کریں۔

○ وزیر مملکت برائے اقتصادی امور سردار آصف علی کی قیادت میں پاکستانی وفد ماسکو اور وسطی ایشیا کی چھ مسلم جمہوریاؤں کے دورے پر ماسکو پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد ان ممالک سے پاکستان کے اقتصادی تعلقات میں فروغ کے لئے مذاکرات کرے گا۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے مرکزی سربراہ علامہ ساجد نقوی کے صوبہ سرحد میں داخلے پر ایک ہفتہ کے لئے پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ وہ ۲۵ نومبر کو پی ڈی اے کے جلسے سے خطاب کرنے والے تھے۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے مرکزی صدر علامہ سید حامد موسوی نے مطالبہ کیا ہے کہ کسی مسلمان کو "کافر" کہنا جرم قرار دیا جائے۔

○ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ میں حیران کن رجحانات کے باعث کوآپریٹو کے بعد ایک اور بحران کا سامنا ہے اور اس کی وجہ سے سٹاک مارکیٹ میں اربوں روپے ڈوب سکتے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان نے روسی ریاستوں سے تعلقات میں جلد بازی کی تو امریکہ پریشان ہو جائے گا۔ امریکہ کو طاقتور مسلم بلاک بننے کے امکانات پر تشویش ہے۔

○ ایک روزہ میچوں کی سیریز ویسٹ انڈیز نے جیت لی۔ فیصل آباد کے میچ میں پاکستان کو ۱۷ رنوں سے شکست ہوئی۔ کارل ہوپر مین آف دی میچ قرار دیئے گئے۔

○ جھنگ بھوانہ روڈ پر ڈاکو ساری رات ٹرکوں کو لوٹتے رہے۔ ایک ہوٹل کے مالک کو بھی لوٹ کر گولی مار دی۔

○ کندیارو میں ڈاکوؤں نے ۵۰ مسافروں سمیت بس اغوا کر لی۔ دریائی علاقے میں جاکر عورتوں اور بچوں سمیت ۳۴ مسافر رہا کر دیئے گئے۔ اور لوٹ مار کے بعد ۱۶ مسافروں کو اپنے ہمراہ لے گئے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ صحافت ہی نہیں سیاست پر بھی تشدد ہو رہا ہے اور مجھے اس کا تلخ تجربہ ہے۔

○ وزیراعظم نے سیالکوٹ کے اراکین اسمبلی کو کہا ہے کہ وہ آپس کے اختلافات ختم کر لیں۔

○ راولپنڈی کے طلباء نے فیسوں میں اضافے کے خلاف جلوس نکالا جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے کئی طلباء زخمی ہو گئے۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ کوئی بڑا طوفان آنے والا ہے۔

○ اے این پی کی لیڈر بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ گورنر سرحد ہمیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ قوم ابھی تک غلام ہے۔ انہوں نے صدر سے مطالبہ کیا کہ ایسا پختون گورنر مقرر کیا جائے جو صوبائی روایات اور ملکی آئین سے باخبر ہو۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ تین ماہ تک پیپلز پارٹی سندھ کا ایک بااثر دھڑا پیپلز پارٹی سے الگ ہو کر حکومت سے مل جائے گا۔ اس صورت میں وزیر اعلیٰ اسی گروپ سے ہوگا۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کے درجنوں مقامات کا محاصرہ کر کے ۵۰۰ سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا۔ مختلف مقامات پر فوج اور مجاہدین کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئیں جن میں ۲۵ مجاہدین شہید ہوئے۔ جبکہ متعدد بھارتی فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

○ امریکہ میں ایٹمی بجلی گھر سے تابکاری مادہ کے اخراج کے بعد ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے۔ ۹۱ ہزار لٹر تابکاری مادہ بھاپ کی صورت میں خارج ہوا۔ ہزاروں لٹر مادہ بہہ چکا ہے۔

○ یوکرائن نے سوویت یونین کے نئے وفاق میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

○ اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق ۲۰۰۶ء تک دنیا کی زیادہ آبادی شہروں میں ہو گی۔ ۲۲ شہروں کی آبادی ایک کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔

○ سوویت یونین سے ۵۰۰ یہودی ایٹمی سائنس دان اسرائیل منتقل ہو گئے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حالیہ بھارت امریکہ مذاکرات ناکام رہے ہیں۔

○ سوویت یونین نے پاکستان کو سٹیل ملز میں توسیع میں مدد کرنے کی پیشکش کی ہے۔

○ آذربائیجان اور آرمینیا میں غیر اعلانیہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

میں مقدمہ چلایا گیا۔ جہاں عدالت نے دو افراد کو موت کی اور چار افراد کو سات سات سال قید کی سزا دی۔ ایک کو بری کر دیا گیا۔ بعد ازاں اس فیصلے پر نظر ثانی کی گئی اور نظر ثانی کے بعد قید کی سزا پانے والوں کی سزا بڑھا کر ۲۵، ۲۵ سال قید بامشقت کر دی گئی۔ محترم ملک صاحب نے سات سال اور ایک ماہ کی یہ قید خدا کی راہ میں بے حد صبر و تحمل سے گزاری اور کبھی بھی شکوہ کا لفظ زبان پر نہ لائے آپ کی وفات کی اطلاع ملنے پر لاہور اوکاڑہ، ملتان اور دیگر کئی جگہوں سے احباب جماعت کثیر تعداد میں ساہیوال پہنچے۔

محترم ملک محمد دین صاحب نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم نعیم الدین صاحب مکرم معین الدین صاحب اور چار بیٹیاں مکرمہ امۃ المنان صاحبہ، مکرمہ سعادت کوثر صاحبہ اہلیہ ملک مجید احمد صاحب نوید فوٹو سٹیٹ اینڈ جنرل سٹور ساہیوال مکرمہ امۃ الرفیع صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم لطیف ملک صاحب ننکانہ اور مکرمہ امۃ الصبوح صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ملک محمد دین صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے ان کے درجات بلند کرتا رہے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پتہ

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
فون
کوسمو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ۷۷۱، ۶۰۶